This question paper contains 4+2 printed pages]

Roll No. | | | | | | | | | | | |

S. No. of Question Paper	:	**1652**
Unique Paper Code	:	**214403** **D**
Name of the Paper	:	**Paper-XII (Study of Classical Prose and Poetry)**
Name of the Course	:	**B.A. (Hons.) Urdu**
Semester	:	**IV**

Duration : **3 Hours** Maximum Marks : **75**

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

نوٹ: تمام سوالات کے نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ اردو انشائیہ کے ارتقاء میں ملاوجہی کے انشائیوں کی اہمیت پر مضمون لکھئے۔

یا

کربل کتھا کی زبان و بیان پر مضمون لکھئے۔

۲۔ لکھنؤ کے دبستان نثر کی خصوصیات کے حوالے سے فسانہء عجائب کی نثر پر مضمون لکھئے۔

یا

رانی کیتکی کی کہانی انشاء اللہ خاں انشاء کی غیر اہم تخلیق ہے۔ بحث کیجئے۔

۳۔ بکٹ کہانی میں ہندوستانی دیہات کی تہذیب کے مرقعے ملتے ہیں۔ اپنی رائے تحریر کیجئے۔

P.T.O.

یا

فسانۂ عجائب کے کسی نسوانی کردار پر مضمون لکھیے۔

۴۔ درج ذیل نثری اقتباس میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کیجیے:

(الف)

رسیدہ برسر ہنگام برسات — سجن پردیس میں ہیہات! ہیہات!
چڑھا ساون بجا مارو نقارہ — سجن بن کون ہے ساتھی ہمارا
گھٹا کاری چہاروں اور چھائی — برہ کی فوج نے کینی چڑھائی
پپیہا پیو پیو نس دن پکارے — پکارے داؤ رو جھینگر جھنگارے
ارے جب کوک کوئل نے سنائی — تمامی تن بدن میں آگ لائی
اندھیری رات جگنو جگمگاتا — اری جلتی کے اوپر پھوس لاتا
سنی سب مور کی آواز بن سوں — شکیب از دل گیا آرام تن سوں
بھرے جل تھل، بھیا سرسبز عالم — رہا جل وصل کا سوکھا نہالم
ہنڈولے چڑھ رہیں سب نار پیو سنگ — حسد کی آگ نے جارا مرا انگ
چلا ساون مگر ساجن نہ آئے — اری گن دیتوں نے ٹونے چلائے

(ب)

روایت ہے کہ پیش از مرگ، عزرائیل کے ساتہہ ایک فرشتے، اسمٰعیل نام کے، کہ وہ حاکم تہالا کہہ فرشتے پر بموجب حکم حق تعالیٰ کے کہ اوسے حکم ہوا، جا زمین پر میرے دوست پاس لیکن بے رخصت اوس کے گہر میں نجائیو اور بے حکم اوس کے قبض روح نکیجیو۔ عزرائیل بصورت ایک عرب کے آیا اور حضرتؐ کے دروازے پر کہڑا ہو کہا، اسلام علیک یا اہل بیت النبوۃ رخصت دو کہ راہ دور سے آئے ہیں۔ حضرت فاطمہ اوس وقت حضرتؐ کے پاس تہی۔ جواب دیتی کہ یہ وقت ملاقات کا نہیں کیونکہ پیغمبرؐ اپنے حال میں مشغول ہے۔ پہیر رخصت مانگی، وہی جواب سونا۔ تیسری مرتبہ اس طرح رخصت چاہی کہ جو اوس جا گہہ تہے، آواز اوس کی سے ڈرے اور لرزے۔ حضرتؐ ہوش میں آپوچہے کہ کیا ہے۔ حضرت فاطمہ نے کہا، یارسول اللہؐ ایک عرب دروازے پر کہڑا ہے، بصورت مہیب و بشکل عجیب، رخصت مانگتا کہ اندر آوے۔ ہر چند عذر چاہا، نہیں مانتا۔ حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہ، جانتی ہو یہ کون ہے، توڑنے والا لذتوں کا اور کاٹنے والا آرزوؤں کا، جدا کرنے والا جمیعتوں کا، رانڈ کرنے والا عورتوں کا، یتیم کرنے والا فرزندوں کا۔ ایسا حریف کہ بغیر کونجی دروازہ کہولے اور بغیر ہتیار جان لیوے۔ اگر دروازہ اوس پر موندیں، دیوار سے آوے اور جس گہر میں آوے وہنوا اوس گہر سے اوٹہاوے۔ اے فاطمہ، اے فاطمہ، یہ عزرائیل ہے کہ تیرے باپ کی روح قبض کرنے کوں آیا۔ اور اذب چوکہٹ ہماری کا بجالایا،

وگرنہ رخصت مانگنا، عادت اوس کی نہیں۔ دروازہ کہول کہ آوے۔ حضرت فاطمہ یہ خبروحشت اثر سن رونے لگیں اور کہیں، واویلا، مدینہ خراب ہوا اور صاحبؑ سکینہ نے قصد سفر کیا۔ بمولفہ۔

آہ وواویلا مدینہ آج ہوتا ہے خراب فاطمہ کا جیوجگر اس آگ پر ہوتا کباب

حضرتؐ نے فاطمہ علیہاالسّلام کوں چہاتی سے لگا، ایک لحہ آنکہیں موندیں، گویا کہ روحِ مقدس بدن مطہر سے جدا ہوئی۔ فاطمہ نے کان نزدیک لے جا کہا: اے بابا، اے بابا، کچہہ جواب نہ سونی پہر روکر کہی، اے پدر جان میرا قربان تیرے، کیوں جواب نہیں دیتا۔

(ج)

بے جُرم تہہ تیغ ہی رکھّا تھا گلے کو
کچھ بات بُری منہ سے نہ نکلی تھی بھلے کو

جانِ عالم نے کہا: تم بھی کتنی عقل سے خالی، حمق سے بھری ہو! تم تو پری ہو! اور جانور کی بات پر اتنا آزردہ ہونا! گوگویا ہے، پھر طائر ہے، نادانی اس کی ظاہر ہے۔ میاں مٹھو کو ان باتوں کی تاب نہ آئی۔ آنکھ بدل کے روکھی صورت بنائی اور ٹیں سے بولا: خداوندِ نعمت! جھوٹ جھوٹ ہے، سچ سچ ہے۔ ہمسر جس کا کوئی نہیں، وہ ذات وحدہٗ لَاشَرِیكَ لَہٗ کی ہے۔ اس کے سوا ایک سے ایک بہتر و برتر ہے۔ سب کو یہ خبر ہے: فَضَّلْنا بَعْضَکُمْ عَلیٰ بَعْضٍ۔ میں نے جھوٹ اور سچ دونوں سے بچ کر ایک کلمہ کہا تھا۔ اگر راستی پر ہوتا، گردن کج کیے سیدھا گور

میں سوتا۔ یہ سن کے واہ اور مجوّزِ ہوئی۔ مثل مشہور ہے : راج ہٹ تریا ہٹ، بالک ہٹ۔ جانِ عالم نے مجبور ہو کے کہا : جو ہو سو ہو مٹھو پیارے ! سچ کہہ دو۔ توتے نے بہ منّت عرض کی : دُرُوغِ مصلحت آمیز، بہِ از راستی فتنہ انگیز۔ مجھے سچ نہ بلوایئے، میرا منہہ نہ کھلوایئے۔ نہیں، انجام راستی حضور کے دشمنوں کو دشت نوردی، بادیہ پیمائی، غریب الوطنی کوچہ گردی نصیب ہوگی۔

۵۔ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے :

(الف)

خدا کچھ ایسا نیں ہے کہ جیوں دیکھنا کتے ہیں تیوں دیکھیا جائے، بات گفتار کی کوئی فرصت پائے۔ منصور جو اس باٹ میں آیا، محبت کے زورسوں خدا کہوایا۔ نیں تو بندہ کہیں خدا کہواتا ہے، بندے تی خدا کہوایا جاتا ہے۔ محبت کے عالم میں کوئی کہے کہ مینج خدا ہوں، خدا پرست لوکاں محبت کے عالم میں خدا کہوائے تو کہیا جائے۔ قادریت کے عالم میں کسی چہ قدرت نیں جو خدا کہوائے۔ خدا سو خدا ہے، محبت کا عالم کتے سو جُدا ہے۔ جتے اپس کوں صاحب عرفان کر جانے، یہاں آکر زبان گردانے۔ بعضے کتے ہیں کہ عقل کے احاطے میں ذات حق تعالٰی کما حقہ، نیں آسکیا، پچھیں جا عاشق ہوا انے اپس کوں عشق میں فنا کر بات کوں یہاں لیا رکھیا۔ خدا کے دوستاں نے بولے ہیں، اسرار کے موتیاں رولے ہیں کہ۔ فنافی اللہ بقا باللہ۔ فرد۔

آیا جکوئی خبر کوں یہاں دو خبر سٹیا
کھولیا لہوا کرتے سرن اس پرسٹیا